دشمنی صرف یہود ہی سے کیوں؟

ازقلم : انجینئر نوید احمد

قرآنِ حکیم میں کم از کم سات مقامات پر مسلمانوں کو منع فرمایا گیا کہ وہ کفار سے دوستی نہ کریں۔اسی طرح کم از کم چھ مقامات پر کفار سے دوستی کی مذمت کی گئی۔کفار سے دوستی کی ممانعت یا اس کی مذمت کی اصل وجہ وہ فرق ہے جو نبی کریم ﷺ کے حوالے سے مسلمان اور کفار کے درمیان ہے۔نبی کریم ﷺ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ ''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں (الاعراف:158)۔ایک مسلمان آپ ﷺ کے دعویٰ کو سچا تسلیم کر کے اس کی تصدیق کرتا ہے اور ایک کافر اسے جھوٹ قرار دے کر اس کی تکذیب کرتا ہے۔ظاہری بات ہے کہ ایسے شخص سے جو اُس ہستی کو جھوٹا سمجھے جسے ایک مسلمان تمام انسانوں میں افضل ترین ہستی سمجھتا ہے، دوستی کیسے ممکن ہے؟ البتہ بعض احباب یہ سوال کرتے ہیں کہ قرآن نے تو تمام کفار سے دوستی سے منع فرمایا، تو پھر صرف اسرائیل یا یہود کے ساتھ دوستی سے ممانعت پر زیادہ زور کیوں دیا جاتا ہے؟ جواب اس سوال کا یہ ہے کہ قرآن نے ہر ایسی کافر قوم سے دوستی سے منع فرمایا ہے جو اسلام یا مسلم دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہو ﴿اِنَّمَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ اَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَ ظٰھَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡھُمۡ ۚ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ﴾ (الممتحنۃ:9)۔اگر کافروں کا کوئی گروہ مسلمانوں یا اسلام کے خلاف ایسی سرگرمی کا ارتکاب نہ کر رہا ہو تو اس کے ساتھ حسنِ سلوک یا برابری کی بنیاد پر رسمی و کاروباری تعلقات رکھے جاسکتے ہیں ﴿اِنَّمَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قٰتَلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ وَ اَخۡرَجُوۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِکُمۡ وَ ظٰھَرُوۡا عَلٰۤی اِخۡرَاجِکُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡھُمۡ ۚ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّھُمۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ﴾ (الممتحنۃ:8)۔البتہ مسلمان کی قلبی دوستی صرف اور صرف مسلمان ہی کے ساتھ ہوسکتی ہے ﴿اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَکُوۡا وَ لَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ جٰھَدُوۡا مِنۡکُمۡ وَ لَمۡ یَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ لَا رَسُوۡلِہٖ وَ لَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلِیۡجَۃً ؕ وَ اللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ﴾ (التوبۃ:16)۔یہود کے ساتھ دوستی کی ممانعت پر جو زیادہ زور دیا جاتا ہے اس کی وجوہات از روئے قرآنِ مجید حسبِ ذیل ہیں:

1- یہود کا اعلانیہ عقیدہ ہے کہ اصل انسان صرف یہود ہیں۔بقیہ تمام لوگ گویم یا جینٹائل (Gentile) ہیں جو یہود کی خدمت کے لئے پیدا کیے گئے ہیں اور ان کا استحصال کرنا یہود کے لئے کوئی جرم نہیں۔قرآنِ حکیم میں یہود کے الفاظ نقل کیے گئے کہ: لَیۡسَ عَلَیۡنَا فِی الۡاُمِّیّٖنَ سَبِیۡلٌ (آلِ عمران:75) ''غیر یہود کے ساتھ معاملہ میں ہم سے کوئی مواخذہ نہیں۔'' اس آیت کی تفسیر میں مولانا مودودیؒ تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں :

''یہ محض یہودی عوام ہی کا جاہلانہ خیال نہ تھا، بلکہ اُن کے ہاں کی مذہبی تعلیم بھی یہی کچھ تھی، اور ان کے بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں کے فقہی احکام ایسے ہی تھے۔بائیبل قرض اور سُود کے احکام میں اسرائیلی اور غیر اسرائیلی کے درمیان صاف تفریق کرتی ہے

(استثناء۱۵:۱-۳،۲۳:۲۰)۔تالمود میں کہا گیا ہے کہ اگر اسرائیلی کا بیل کسی غیر اسرائیلی کے بیل کو زخمی کردے تو اس پر کوئی تاوان نہیں، مگر غیر اسرائیلی کا بیل اگر اسرائیلی کے بیل کو زخمی کرے تو اس پر تاوان ہے۔اگر کسی شخص کو کسی جگہ کوئی گری پڑی چیز ملے تو اسے دیکھنا چاہیے کہ گردو پیش آبادی کن لوگوں کی ہے۔اگر اسرائیلیوں کی ہو تو اسے اعلان کرنا چاہیے، غیر اسرائیلیوں کی ہو تو اسے بلا اعلان وہ چیز رکھ لینی چاہیے۔ربّی اشماعیل کہتا ہے کہ اگر اُمّی اور اسرائیلی کا مقدمہ قاضی کے پاس آئے تو قاضی اگر اسرائیلی قانون کے مطابق اپنے مذہبی بھائی کو جتوا سکتا ہو تو اِس کے مطابق جتوائے اور کہے کہ یہ ہمارا قانون ہے۔اور اگر اُمّیوں کے قانون کے تحت جتوا سکتا ہو تو اُس کے تحت جتوائے اور کہے کہ یہ تمہارا قانون ہے۔اور اگر دونوں قانون ساتھ نہ دیتے ہوں تو پھر جس حیلے سے بھی وہ اسرائیلی کو کامیاب کر سکتا ہو کرے۔ربّی شموایل کہتا ہے کہ غیر اسرائیلی کی ہر غلطی سے فائدہ اٹھانا چاہیے (تالمودِک مسلّینی، پال آئزک ہرشوں، لندن ۱۸۸۰ء صفحات ۳۷،۲۱۰،۲۲۱)۔''

اپنے اسی عقیدے کی بنا پر یہود نے ہر دور میں غیر یہود کے خلاف سازشیں کی۔اسی وجہ سے امریکہ میں 1769ء میں دستوری کنونشن کے دوران یہودیوں کے امریکہ میں داخلے کے بارے بحث کرتے ہوئے بنجمن فرینکلن نے کہا:

''ریاست ہائے متحدہ امریکہ عظیم خطرے سے دوچار ہے۔یہ عظیم خطرہ یہودی برادری سے ہے۔یہود جہاں بھی گئے، اخلاق کی سطح پست ہوگئی اور کاروباری دیانت معدوم ہوگئی۔یہ لوگ بالکل الگ تھلگ اجنبیوں کی طرح رہتے ہیں اور اندرونِ خانہ اپنی الگ ریاست قائم کر لیتے ہیں۔جب انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ معاشی طور پر اس قوم کا گلا دبا دیتے ہیں۔پرتگال اور اسپین کی مثال آپ کے سامنے ہے۔اپنی اس بدنصیبی پر ماتم کرتے ہوئے انہیں سترہ سو سال سے زیادہ ہوگئے ہیں کہ انہیں اپنے دیس سے نکلنا پڑا تھا۔لیکن اگر انھیں فلسطین واپس دلوا دیا گیا اور ان کی جائیدادیں بھی انہیں لوٹا دی گئیں، یہ کوئی نہ کوئی بہانہ تراش لیں گے اور یہیں گھسے رہیں گے۔وجہ یہ کہ دوسروں کا خون چوسنا اُن کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔اس لئے یہ اکیلے رہ نہیں سکتے۔ان کا ایسے لوگوں میں رہنا مجبوری ہے جو ان کی نسل سے نہ ہوں۔

اگر انہیں امریکہ سے سو سال کے اندر نکال نہ دیا گیا تو نہ ہمارے جان و مال محفوظ رہیں گے نہ آزادی۔جو ملک ہم نے اپنا خون دے کر قائم کیا ہے یہ لوگ اس کی شکل ہی بدل کر رکھ دیں گے اور الٹا ہمارے اُوپر حکمران بن کر بیٹھ جائیں گے۔اور اگر یہ لوگ دو سو سال تک یہاں رہ گئے تو ہماری نسل آئندہ ان کی غلام ہوگی جو ان کی خاطر کام پر لگی ہوگی اور یہ بیٹھ کر کھا رہے ہوں گے۔

میری بات کان کھول کر سُن لو! اگر تم نے انہیں یہاں سے نکالنے میں سستی برتی تو آئندہ آنے والی نسلیں تمہیں تمہاری قبروں میں بھی معاف نہیں کریں گی۔ان کی دس نسلیں بھی ہمارے ساتھ بیت جائیں لیکن یہ اپنے کرتوتوں سے باز نہیں آئیں گے۔چیتا

جہاں گھس جائے وہاں سے نہیں نکلتا۔ یہودی اس سرزمین پر خطرہ ہیں۔ یہ ہمارے اداروں کو تباہ کر دیں گے۔ انہیں دستور کے ذریعے یہاں سے بے دخل کر دیجئے۔''

موجودہ حالات شاہد ہیں کہ بنجمن فرینکلن کے خدشات درست ثابت ہوئے۔ ''فرنگ کی رگِ جاں پنجہ یہود میں ہے'' کے مصداق آج امریکہ یہودی بینکرز کے شکنجہ میں کسا ہوا ہے اور امریکی قیادت یہود کی آلۂ کار بننے پر مجبور ہے۔ افغانستان وعراق میں امریکہ کا جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے لیکن درحقیقت فائدہ اسرائیل کو پہنچ رہا ہے اور Greater Israel کے قیام کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔

2- سورۂ مائدہ آیت 82 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ﴾ کہ تم مسلمانوں کی دشمنی میں سب سے زیادہ شدت پاؤ گے یہود اور مشرکین میں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی تو ہر دور میں نبی کریم ؐ کی عظمت کا اعتراف کرتے رہے ہیں۔ شاہ نجاشی، قیصرِ روم، ڈاکٹر مائیکل ہارٹ اور موریس بوکائے وغیرہ نے نبی کریم ؐ کی صداقت کی جس طرح گواہی دی وہ بے مثال ہے۔ لیکن یہود میں سے یہ توفیق شاذونادر ہی کسی کو ہوئی ہے۔

3- قرآن نے منع فرمایا ہے کہ مسلمان، مسلمان کے مقابلہ میں کفار کو دوست نہ بنائیں ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾ (آلِ عمران:28)، ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا﴾ (النساء:144)۔ یہودیوں نے فلسطینی مسلمان بھائیوں کو ان کے علاقوں سے بے دخل کر کے اسرائیل بنایا اور وہ گذشتہ کئی سالوں سے مسلسل ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں۔ ایسے میں یہود سے دوستی قرآن کے احکامات کی کھلم کھلاّ خلاف ورزی ہے۔

4- قرآن نے جا بجا یہود کی ایسی مذمت کی جو کسی اور کافر قوم کی نہیں کی۔ چار بار قرآن میں انہیں ''مغضوب قوم'' قرار دیا گیا: ﴿وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۗ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۗ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾ (البقرة:61) ﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بَغْياً اَنْ يُنَزِّلُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (البقرۃ: 90)، ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾ (آلِ عمران: 112)، ﴿قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ط اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَاناً وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ﴾ (المائدۃ:60)۔ پانچ بار یہود کو ملعون قوم قرار دیا گیا ﴿وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلاً مَّا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (البقرۃ :88)، ﴿مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا ۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ لا وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلاً﴾ (النساء:46) اور ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ط وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا﴾ (النساء:52)، ﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لا وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (المائدۃ:13) ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ ۢ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾ (المائدہ: 78)۔ سورۂ اعراف آیت 167 میں اللہ نے اعلان کر دیا کہ قیامت تک ان پر ایسے لوگ بھیجتا رہے گا جو انہیں شدید عذاب سے دوچار کرتے رہیں گے۔

5- قرآن نے کہا کہ تم یہود پر کبھی بھی اعتماد نہیں کر سکتے۔ تمہیں ہمیشہ ان کی طرف سے وعدہ خلافی کے صدمے پہنچتے ہی رہیں گے ﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لا وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلاً مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (المائدۃ:13)۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ آ کر تین یہودی قبائل سے میثاقِ مدینہ کے نام سے معاہدات کیے اور تینوں نے ان معاہدات کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کی آگ بھڑکانے میں ان ہی کا ہاتھ رہا ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ط غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ط وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ط وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ لا وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ (المائدۃ:64)

یہود کے عزائم بالکل واضح اور علی الاعلان ہیں۔ وہ مسجدِ اقصیٰ کو شہید کر کے تیسری بار ہیکلِ سلیمانی تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور ایک ایسا Greater Israel بنانا چاہتے ہیں جس میں مدینۃ المنورہ بھی شامل ہوگا۔اس اعتبار سے ان سے دوستی کیوں کر ممکن ہے۔

اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حق میں ایک دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ جب ہم ملک کی داخلہ پالیسی میں آیاتِ قرآنی سے رہنمائی حاصل نہیں کرتے تو خارجہ پالیسی میں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بحثیت مسلمان ہماری رائے اس کے برعکس ہونی چاہیئے۔ ہمیں اپنے تمام اندرونی و بیرونی تمام معاملات میں قرآن سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔